تعلیم کیا ہے؟

(What is Education)

بنیادی طور پر ایک معلم کا کام بچوں کی تعلیم اور تربیت ہے۔ وہ ان کی جسمانی، ذہنی، جذباتی اور اخلاقی قوتوں کو فروغ دیتا ہے۔ دوسری طرف ایک مالی کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ پودوں کی عمدہ نگرانی کرے اور ان کی بہترین نشوونما کے لئے سرگرم رہے۔ غور کیجئے تو ایک معلم حقیقت میں ایک مالی ہی ہوتا ہے۔ آخر اسکول کے یہ ننھے ننھے بچے پھول ہی تو ہوتے ہیں۔ شاید یہی وہ احساس تھا جب جرمنی کے مشہور ماہر تعلیم فروبل (Frobel) نے اسکول کو کنڈرگارٹن (اسکول کا باغ) اور بچوں کو اس باغ کے خوشنما پھولوں سے تعبیر کیا تھا۔

البتہ یہ انتہائی دکھ کی بات ہے جب دنیا کے بہت سارے علاقوں، ممالک میں باغ کے ان بہت سارے پھولوں کو کھلنے کا موقع نہیں ملتا یا کھلنے سے پہلے مرجھا دیے جاتے ہیں۔ جب کہ آج ایسی دنیا میں ہم اور آپ جی رہے ہیں۔ جہاں مختلف علوم اپنی ترقی پر ہیں، سائنس اور ٹکنالوجی آسمان سے آنکھیں ملا رہی ہے۔ ایسی روشنی میں جہالت کے اندھیروں کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ صحیح تو یہ ہے کہ آج انسان کو ایک خوبصورت اور باوقار زندگی گزارنے کے لئے عمدہ تعلیم ایک لازمی شرط بن گئی ہے۔

تعلیم میں نفسیات (Psychology in Education)

آج تعلیم کا پورا مزاج بدلا ہوا ہے۔ کل تک اسکول میں استاد کے ظلم نامے، جسمانی سزائیں عام تھیں

لیکن 18ویں صدی میں فرانس کے مشہور ماہر تعلیم
روسو (Rousseau) کی اساتذہ کی نئی اور اجنبی آواز
سنائی دی "Handsoff" (اپنے ہاتھوں کو روکو) اس
نئی آواز نے تعلیمی دنیا کی ساری فضا
بدل دی اس نے کہا بچہ بچہ ہے اور ایک
آدمی آدمی، دونوں کو اپنا اپنا حق و
حصہ دو" اس طرح آخرکار پورا تعلیمی
منظر نفسیات سے آمیز ہوگیا۔ گویا تعلیم
کی دنیا میں ایک انقلاب عظیم برپا ہوگئی
اب اسکولوں سے جسمانی سزائیں ختم ہوگئیں
کل تک اسکولوں میں یہ مقولہ گردش کر رہا تھا

~~"Spare the road and~~
"Spare the stick and spoil the child"

یعنی ڈنڈے کا استعمال نہ کرنا گویا بچوں کو برباد
کرنا ہے۔ لیکن آج ان ڈنڈوں کی جگہ
بچوں کی نفسیات کو ان کے جسمانی سماجی
اور معاشی پس منظر میں سمجھنے کی کوشش کی
جاتی ہے۔ بلکہ آج ایک اچھے استاد کے لئے
کلاس میں شخصی اختلاف (Individual Difference)
کا علم رکھنا ایک ضروری خصوصیت
بن گئی ہے۔ آج کوئی استاد اگر غلطی
سے بچے کو جسمانی سزا دیتا ہے تو اسے
اس ٹیچر کی زندگی کا تاریک پہلو
سمجھا جاتا ہے (Saddest Part of the teacher life)

(Nature of Education) تعلیم کا مزاج

تعلیم کی دنیا میں آج کا عہد بچوں کا عہد
ہے۔ ماہرین تعلیم کے مطابق تعلیم
اگر دماغ ہے تو اسکول اس کا جسم ہے

ظاہر ہے ایک تندرست جسم میں ہی ایک صحت مند دماغ نشوونما پا سکتا ہے۔ آج وہی بچے ابھر کر آگے نکل سکیں گے جن کے سینوں میں صلاحیت کے شعلے ہوں۔ کہا جاتا ہے کسی معاشرہ اور ملک کی صحت کا اندازہ وہاں کی نظام تعلیم کی صحت سے لگایا جاتا ہے۔

تعلیم کے مقاصد (Objectives of Education)

تعلیم کا بنیادی مقصد ذہن سازی اور کردار کی تعمیر و تشکیل ہے۔ اس طرح ٹیچر کا اولین فرض ہے کہ وہ محض درسی کتابوں اور نصاب تک میں الجھ کر نہ رہ جائے بلکہ وہ اپنی پوری شخصیت کے جادو سے اسکول میں دلکشی اور صحت مند فضا تیار کرے جو بچوں کی شخصیت کے لئے مفید ہو۔ ایک پڑھا لکھا شخص ہر وقت چوکنا اور فعال رہتا ہے۔

اس کے علاوہ تعلیم کا بڑا مقصد یہ ہے کہ طلبہ کی شخصیت میں نکھار آجائے اور ان کی شخصیت چمک جائے۔ ان کی نگاہوں میں بلندی، ذہنوں میں کشادگی اور سینوں میں وسعت پیدا ہو جائے۔ پورے معاشرے قوم اور وطن کی خدمت کرنے کے سوا آج تعلیم کا عظیم تر مقصد یہ ہے کہ بچے اپنی قوم و ملک کی خدمت کرنے کے علاوہ پوری انسانیت کی خدمت کرنے کو تیار رہیں ہر غلط بات، غلط نظام، ظلم اور ناانصافی کے سخت مخالف ہو

نصاب تعلیم اور اردو کی درسی کتابیں
(Curriculum Development)

نصاب ایک فن کار (معلم) کے ہاتھ میں ایک اوزار ہے لفظی طور پر نصاب یعنی curriculum ایک لاطینی لفظ سے ماخوذ ہے جس کا معنی دوڑنا ہوتا ہے۔ اس طرح نصاب کے معنی دوڑنا ہوتا ہے۔ اس طرح نصاب کا معنی دوڑنے کا راستہ یا ایک میدان ہے۔ جس میں دوڑ لگا کر منزل تک پہنچا جا سکے۔ اس سے شخصیت کی مکمل نشوونما ہوتی ہے۔ نصاب کے تمام تجربات جو اسکول کے اندر یا باہر ایک پروگرام کی شکل میں شامل ہیں جس کا مقصد جسمانی، جذباتی، سماجی، اخلاقی اور روحانی ترقی حاصل کرنا ہے۔

جدید تعلیمی خیالات کے مد نظر نصاب تعلیم کا مطلب اسکول میں تعلیمی مضامین کی روایتی تدریس ہی نہیں ہے بلکہ اس میں وہ تمام تجربات شامل ہیں جو طلباء اسکول، کلاس، لائبریری، ورکشاپ، کھیل کود کے میدان، اساتذہ اور طلباء کے غیر رسمی میل جول۔ اس طرح اسکول کا پورا ماحول ہی نصاب تعلیم بن جاتا ہے۔ جو کہ طلباء کی زندگی کے مختلف پہلو سے وابستہ ہوتا ہے اور انکی شخصیت کو اجاگر کرنے میں مدد کرتا ہے۔

تعلیمی کمیشن برائے ہند (کوٹھاری کمیشن) 1966-67 کے مطابق ہمارے ملک میں جن (Policy) اقدار کو قابل احترام قرار دیا گیا ہے وہ ایک ابھرتے ہوئے سماج کی طرف نشاندہی کرتے ہیں۔ جو لگاتار

نصاب تعلیم اور اردو کی درسی کتابیں
(Curriculum Development)

نصاب ایک فن کار (معلم) کے ہاتھ میں ایک
اوزار ہے لفظی طور پر نصاب یعنی curriculum
ایک لاطینی لفظ سے ماخوذ ہے جس کا
معنی دوڑنا ہوتا ہے۔ اس طرح نصاب کے
معنی دوڑنا ہوتا ہے۔ اس طرح نصاب کا
معنی دوڑنے کا راستہ یا ایک میدان
ہے۔ جس میں دوڑ لگا کر منزل تک
پہنچا جا سکے۔ اس سے شخصیت کی مکمل
نشوونما ہوتی ہے۔ نصاب کو تمام تجربات
جو اسکول کے اندر یا باہر ایک پروگرام
کی شکل میں شامل ہیں جس کا مقصد
جسمانی، جذباتی، سماجی، اخلاقی اور روحانی
ترقی حاصل کرنا ہے۔

جدید تعلیمی خیالات کے مد نظر نصاب
تعلیم کا مطلب اسکول میں تعلیمی مضامین
کی روایتی تدریس ہی نہیں ہے بلکہ اس
میں وہ تمام تجربات شامل ہیں جو طلباء
اسکول کلاس لائبریری ورکشاپ کھیل کود
کے میدان، اساتذہ اور طلباء کے غیر رسمی
میل جول۔ اس طرح اسکول کا پورا ماحول
ہی نصاب تعلیم بن جاتا ہے۔ جو کہ طلباء کی
زندگی کے مختلف پہلو سے وابستہ ہوتا ہے
اور انکی شخصیت کو اجاگر کرنے میں مدد
کرتا ہے۔

تعلیمی کمیشن برائے ہند (کوٹھاری کمیشن)
1966-67 کے مطابق ہمارے ملک میں جن
اعداد کو قابل احترام قرار دیا گیا ہے (Policy)
وہ ایک ابھرتے ہوئے سماج کی
طرف نشاندہی کرتے ہیں۔ جو انکا رنگ

ہو۔ یہ اعداد ایک ایسی سیاست کی طرف
اشارہ کرتی ہے جو سیکولر (لا مذہبی) جمہوری
اور سوشلسٹ مزاج رکھتی ہے

نصاب اس مقصد سے بھی مرتب کیا جانا
چاہئے کہ صحیح قسم کے رویوں، دلچسپیوں،
ہمدردی، سچائی، قبول احساس تمیز کے
شعور اور تلاش جیسی بنیادی صفات
کو بیدار کرنے میں مدد ملے

جہاں تک اسکول کی تعلیم میں انتظام کا
تعلق ہے ایک سال میں کم از کم دوسو
چالیس کام کے دن ہونے چاہئے جس
میں دوسو بیس دن تعلیم کے لئے اور
20 دن۔ اسکول کیمپ اور سماجی خدمات
وغیرہ کے لئے ہو جبکہ اسکول کے نصاب
میں وقت کا ساتھ دینے کے لئے نئی
نئی چیزوں سے اضافے کی وجہ سے
بہت بھاری ہوگیا ہے۔ ان حالات
سے نمٹنے کے لئے تعلیمی کمیٹیوں اور
تعلیمی کمیشن برائے ہدایت نے کئی سفارشیں
پیش کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

نصاب میں اردو کا مقام اور اہمیت

(The Place and Importance of Urdu in Syllabus)

تعلیم کا مقصد بچوں کی شخصیت کی مکمل اور ہمہ جہت ترقی ہے تاکہ وہ اپنی صلاحیت کے مطابق انسانی زندگی کو مکمل کر سکیں اس طرح تعلیم محض درس تدریس کا نام نہیں ہے بلکہ یہ مستقبل کی زندگی کی تیاری کا نام ہے تعلیم ہی زندگی ہے

دور حاضر میں خاص طور پر 1920 کے بعد ماہرین تعلیم نے تعلیمی نصابات کے برابر غیر درسی مشاغل کی اہمیت کی اہمیت کو تسلیم کر لیا ہے تاکہ طلباء کی شخصیت کا مکمل ارتقا ہو سکے نتیجتاً اس کو نصاب میں لازمی قرار دیا گیا۔ تاکہ طلباء کے ذہنی جسمانی اور سماجی صلاحیتیں نشوونما پا سکیں اور وہ تعلیم سے فراغت کے بعد ایک بہتر شخصیت کے مالک بن کر سماج کے باوقار اور کارآمد افراد بن سکیں یہ اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ ان کی فطری صلاحیتیں پوری طرح نشوونما پا سکیں

اس کے علاوہ ان مصروفیات سے طلباء میں زندگی کے آثار نمودار ہوتے ہیں جن کی رنگینیوں میں حصہ لے کر طلباء اپنے اسباق، مدرسہ اور اسکول کے ماحول میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اب اس کا نام غیر درسی مشاغل سے بدل کر ہم نصابی مشاغل Cocurricular Activities لکھا گیا ہے

جہاں تک اردو زبان و ادب کی تدریس کا سوال ہے تو ادب کے لئے ضروری ہے کہ طلباء میں وہ شعور پیدا کیا جائے جس سے ادب کو سمجھنے اور اس سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت پیدا ہو سکے ادب سے دلچسپی اور لگاؤ کے ذریعے طلباء میں ذوق سلیم پیدا کرنے کے لئے ان سے اردو کی تدریس میں بڑی حد تک کام لیا جا سکتا ہے

بلاشبہ اردو ایک انتہائی شیریں زبان ہے اس زبان میں جو موسیقی ہے وہ شاید ہی کسی دوسری زبان کو نصیب ہو۔ اس کی نثر ہو یا اشعار ہو اس میں جو درد اور سوز گداز ہے اور سادگی ہے جو شوکت و حوصلہ مندی اور جوش اور شوخی ادا ہے وہ منفرد ہے۔

اردو زبان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے ملک کے گوشے گوشے میں لوگوں کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔ گویا یہ مختلف قوموں اور فرقوں کے درمیان ایک خوبصورت رابطے کا کام کرتی ہے۔ آج دنیا کے سارے خطوں میں اردو زبان قابل قدر ہے۔ اس کے ذریعہ لوگوں میں محبت اور بھائی چارے کے جذبوں کو فروغ ہو رہا ہے اور سیکولر طاقتوں کو ایک نئی قوت حاصل ہو رہی ہے۔

اس کے سوا اردو زبان و ادب سے ہماری تہذیب و تمدن حاصل ہوتی ہے۔ یہ ہمارے بزرگوں کی صدیوں کی کاوشوں کا نتیجہ ہے

Date ______
Page ______

~~پروفیسر~~ پروفیسر رشید احمد صدیقی کہتے ہیں کہ خواہ اردو
کی ساری دنیا مخالف کرے، زمین بھی مخالف
ہو جائے اور آسمان بھی مگر اردو کی
نا شید کی جائے گی

سبق کی منصوبہ بندی

Lesson-Planning

ضرورت اور اہمیت (Need & Importance)

کوئی سمجھدار اور اچھا الف استاد سبق کی اچھی طرح تیاری کے بغیر کلاس میں نہیں جاتا۔ ظاہر ہے جب استاد کسی سبق کو منصوبے کے ساتھ تیار ہو کر پڑھاتا ہے تو اس کا یہ تدریسی عمل نہایت خود اعتمادی اور روانی کے ساتھ چلتا رہتا ہے۔ اس لئے سبق کی منصوبہ بندی پر خاص توجہ کی ضرورت ہے یہ استاد کے لئے اہم ترین حقیقت ہے۔ کلاس میں سبق پڑھانے سے پہلے تدریس کے ہر پہلو اور ہر ہر نکتہ پر اچھی طرح غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اپنے موضوع کو اچھی طرح ذہن نشین کر کے جب وہ کلاس روم میں داخل ہوگا تو اس کے چہروں میں نہ کوئی لغزش ہوگی اور نہ دل میں کوئی ڈر اس کی آنکھوں میں علم و یقین کی ایک نئی چمک اور سینے میں اعتماد کی، ایک نئی قوت پیدا ہوگی اور اس طرح وہ سبق کو جب وہ پڑھانا شروع کرے گا تو پورا کلاس لطف اندوز ہو اٹھے گا۔

تدریسی اقدامات (Teaching steps)

زبان کی تدریس میں عام طور سے دو ہی صورتیں ہیں۔

(۱) نثر پڑھانا

(۲) نظم پڑھانا

دونوں کے پڑھانے کا طریقہ جدا اور مختلف ہیں صراحت اور وضاحت درکار ہوتی ہے جبکہ نظم کا مزاج رمزیہ اور علامتی ہوتا ہے۔ لیکن نثر ہو یا نظم کچھ حد تک دونوں کے پڑھانے کے اقدامات ساتھ ہی ہیں

عام مقاصد (General objectives)

مضمون پڑھانے سے قبل استاد کو زبان کے ان مقاصد سے باخبر ہونا ضروری ہے جس سے ان سے طلبہ کو اچھی طرح روشناس کرا سکے

(۱) طلبہ میں اردو زبان و ادب کا ذوق پیدا کرنا

(۲) ان میں زبان سے لطف اٹھانے کی صلاحیت کو پروان چڑھانا

(۳) خوبصورت مضمون یا دلکش نظم سے الفاظ کا مزا لینے کی کیفیت پیدا کرنا

(۴) مشکل اور نامانوس الفاظ اور نئے اور اجنبی جملوں و تراکیب کے علم سے آگہی کرانا۔

(۵) شاعر یا ادیب کی شخصیت اور ادب میں ان کے مقام و مرتبہ سے روشناس کرانا

خصوصی مقاصد (Specific Aims)

یہاں استاد اپنے موجودہ مضمون سے طلبہ

کو آگاہ کرنا ہے مضمون کے مرکزی خیال کو
دو چار جملوں میں بیان کر دینا ہے جو
شاعر یا ادیب کی شخصیت پر ہلکی سی
روشنی ڈالتا ہے۔ نظم ہونے کی
صورت میں اس کی جمالیاتی پہلو پر زیادہ
زور دینا ہے۔

سابقہ معلومات (Previous Knowledge)

مضمون پڑھانے سے قبل Teacher اس بات
سے بخوبی واقف ہوگا کہ طلبہ کے پاس معلومات
کا ذخیرہ کتنی قدر ہے اور کس معیار کا ہے
یعنی طلبہ کے ذخیرہ علم اور ان کی
ذہنی سطح سے استاد کو باخبر ہونا ضروری
ہے۔ اس طرح ان کی علمی اور ذہنی سطح
کا اندازہ لگانے کے بعد ہی استاد کلاس
روم میں سبق کا تعارف کراتا ہے اور جو
وہ اچھے معنوں میں ان کے معیار و
سطح کے مطابق تعلیم دے سکتا ہے۔

① Learning in Group

Co-operative learning

اگر آپ چاہتے ہیں کی طلباء ایک دوسرے
کی مدد کریں اسمیں اجتماعی زندگی کا
جذبہ پیدا ہو وہ جماعت میں کام کرنا
سیکھیں تاکی / نفس ایک دوسرے سے
خلوص احترام کا جذبہ پیدا ہو Co-operative learning
طریقہ تعلیم کا ایک ایسی شکل ہے جو
انفرادی تدریس سے زیادہ اجتماعی
تدریس پر زور دیتی ہے جس سے
طلباء میں ہم آہنگی اور ایک دوسرے کی
مدد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے وہ تعاون
سے سیکھنے کے ذریعے اپنے علم و فن میں
مہارت حاصل کرتے ہیں۔ علم کے
مختلف شعبوں میں بہت ہی کامیاب
اور مفید ثابت ہوا ہے۔

Meaning of Co-operative learning

1991 میں Jonson and Smith نے بتایا کی تعاون سے
سیکھنے کا ایک کارآمد طریقہ Social learning,
Principles پر منحصر ہے

(۱) کوشش کے ذریعہ سیکھنا (Learning by Practice)

(۲) نقل کرکے سیکھنا (Learning by imitation)

(۳) مشاہدہ کرکے سیکھنا (Learning by doing)

According to Vygotsky 1962

کے لفظوں میں بچے اجتماعی طور پر آج کیا کر سکتے ہیں اور کل اکیلے یعنی انفرادی حیثیت میں کیا کر سکتے ہیں

what children can do together today, they can do alone tomorrow

تعاون سے سیکھنے کی خاصیت:

(۱) خود سے سیکھنا (Self learning) اس کے ذریعے طلباء خود سے کرنے اور سیکھنے کا موقع فراہم ہوتا ہے۔

(۲) تعاون سے سیکھنا (Group learning) Coperative learning میں اجتماعی طور پر سیکھنا ہوتا ہے۔

(۳) مختصر جماعت (Small Group) طلباء مختلف جماعت بنا کر ~~[illegible]~~ سیکھتے ہیں ان میں مختلف مضمون کے بہتر کم طلباء ہوتے ہیں

(جانکاری بانٹنا Sharing Information) اس کے ذریعے طلباء کو ایک دوسرے سے جانکاری لینے میں آسانی ہوتی ہے۔